سوال

(130)نشہ آور ادویات کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکثر ادویات میں نشہ آور اشیاء الکحل وغیرہ استعمال ہوتا ہے تو ان ادویات کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ادویات نشہ اور اشیاء کے علاوہ بہت ساری اشیاء سے مرکب ہوتی ہیں اور دوسری اشیاء کے ملنے سے ان کا نشہ زائل ہوجاتا ہے جب ایسا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اب وہ نشہ آور ہے ہی نہیں۔

اور یہ علم ان کیمیاء کے ماہر اہل علم سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ مختلف اشیاء کو ملا کر ایک مرکب بناتے ہیں اور پھر اس میں تجربات کرتے ہیں اور اس کے آثار فعل ترکیب وغیرہ کو جانچتے ہیں۔

ہاں ایسی دوا جس سے نشہ زائل نہ ہو اور مخصوص مقدار یا اس سے زائد پینے سے نشہ دیتی ہو تو ایسی دوا حرام ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے، کیونکہ صحیح حدیث میں ہے :

((ما أسكر كثيرة فقليله حرام أو كما قال النبي صلى الله عليه وسلم))

’’جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہو اس کی تھوڑی مقدار کا استعمال بھی حرام ہے۔‘‘

یہ مسئلہ جدید مسائل میں سے ہے، لہذا جو متبحر اہل علم ہیں اور قرآن وسنت کے علم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم سے بھی واقفیت رکھتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ مِلیں اور ان مسائل پر کتاب وسنت کی روشنی میں غور وخوض کریں اور پھر ایک محاضرہ رکھیں جس میں عصری علوم کے ماہرین بھی ہوں اور پھر وہ اس پر بحث کریں تو جو نتیجہ آئے اور انشراح صدر ہو اور جو تحقیق سے بات ثابت ہو اسے مکمل تحقیق کے ساتھ نافذ کریں اور کسی سے نہ ڈریں تاکہ اس مسئلہ میں جو اشتباہ ہے اور مشکل ہے وہ حل ہوسکے، لیکن میں اس وقت اس مسئلہ میں اپنی کوئی واضح رائے نہیں دے سکتا۔ واللہ اعلم بالصواب

ابوالقاسم عفی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مسئلہ میں اپنے برادر محترم ومکرم سے تبادلہ خیال کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا، کہ اقرب الی الصواب بات یہی ہے کہ اس سے بچا جائے، ہر حال میں۔ چلو اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ اور اجزاء کے ملنے کی وجہ سے نشہ اس کا زائل ہوجاتا ہے، لیکن نبی ﷺ نے نشہ کو بیماری قرار دیا ہے تو جو خود بیماری ہو وہ بیماری

کولیسے دور کرے گی اور آپ ﷺ نے اسے دواء نہیں فرمایا: اگر سارے اطباء اور ڈاکٹر اکٹھے ہو کر بھی یہ کہیں کہ یہ شفاء ہے تو ہم انہیں ہی جھوٹا کہیں گے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر سچا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔

یہی ہمارا مسلک اور ہمارا عقیدہ ہے، اسی پر ہمارا ایمان ہے اور یہی راہ راست پر چلنے والوں کا عقیدہ ہوتا ہے، اگر کوئی یہ جرات کرے اور ڈاکٹرز کی بات کو سچ سمجھے اور نبی ﷺ کی بات کو غلط تو وہ اپنے ایمان پر غور کرے نوحہ کرے اللہ ہی حق بات فرماتے ہیں اور راہ راست پر ہدایت دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی یہ بات کہے کہ اگر اس سے علاج ہو رہا ہے تو اس مین کیا حرج ہے؟

تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالی نے بہت ساری حلال اشیاء بناتات معدنیات جڑی بوٹیاں پیدا فرمائیں ہیں کہ جن سے علاج ممکن ہے تو ان حلال اشیاء کو چھوڑ کر ہم حرام کی طرف کیوں جائیں اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (الحج:٧٨)

''اللہ نے تمہارے دین میں تم پر کوئی سختی نہیں کی۔''

تو حرج اصلا تصور نہ کریں بلکہ یہ مصمم ارادہ اور نیت صادقہ اور کتاب وسنت کی اتباع میں ہوتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 491

محدث فتویٰ